نیل المرام فی نعل سید الانام

یعنی

نعلین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و برکات

مفسر قرآن، مناظر اسلام، محدث زمان، استاذ العلماء
حافظ الحدیث والقرآن
حضرت علامہ الحاج
محمد فیض احمد صاحب اویسی مدظلہ العالی
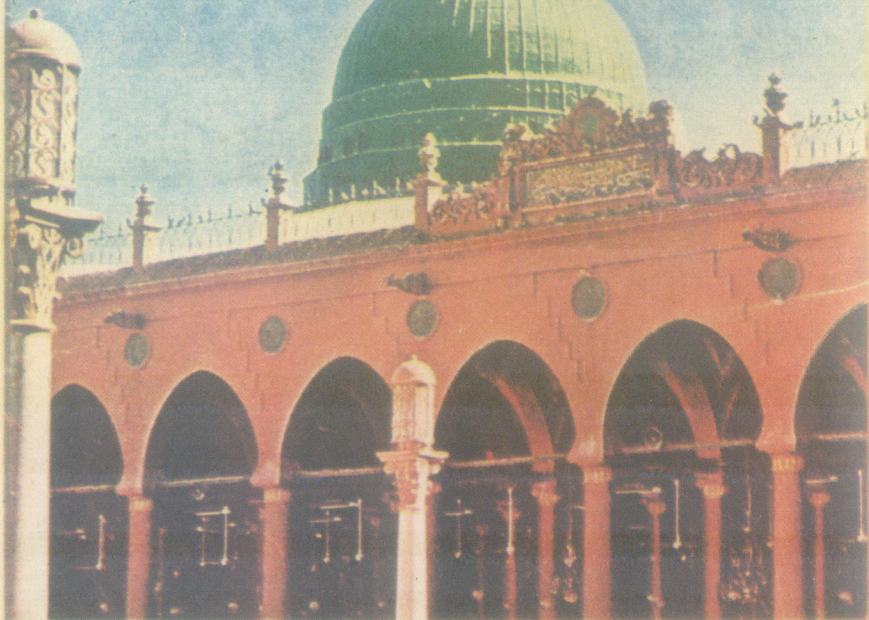
ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

نیل المرام
فی
نعل سید الانام
نعلین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
فضائل و برکات
از قلم: حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ
ناشر
محمد فیاض احمد اویسی
ملنے کا پتہ
مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف آجاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے۔

مصائب ومشکلات:

دورِ حاضرہ میں آئے دن مصائب ومشکلات میں ہم پھنسے جا رہے ہیں مادہ پرست تو اس کا حل مادی طاقت کو سمجھتے ہیں حالاں کہ معاملہ اس کے برعکس ہے، کاش! ہمارے مسلمان بھائی قرآن پاک کا مطالعہ فرماتے تو ان کی آنکھیں کھل جاتیں کہ مصائب ومشکلات کا حل صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معروضات پیش کرنے میں ہے۔ چنانچہ آیتِ مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے خود اس کی دعوتِ عام کا اعلان فرمایا ہے لیکن ہم ہیں کہ غور نہیں کرتے۔ بے شک اسبابِ ظاہرہ ہمارے دکھوں کا مداوا ہیں لیکن وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے مربوط ہیں چنانچہ امام زرقانی رحمۃ اللہ نے شرح مواہب شریف میں لکھا ہے کہ ہر دوا اپنا اثر نہیں ظاہر کرتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔

اس سے ثابت ہوا:

کہ اللہ تعالیٰ کے دروازہ کے سوا ہمارا کوئی چارہ نہیں۔ اسی لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم جس طرح مادی طاقتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اُسی طرح ذرا رُوحانی طاقتوں کو بھی آزمائیں۔

رُوحانی علاج :

دورِ حاضرہ سے بہت بڑے دانا لوگوں نے اپنے دکھ اور درد کے وقت نعلین پاک کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے جو مانگا سو پایا، اِس نشست میں فقیر چند ایک فوائد عرض کئے دیتا ہے آپ بھی صدقِ دل اور خلوصِ قلب سے آزما کر دیکھیے۔

فضائل و فوائد

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل پاک کے بے شمار فوائد و فضائل و خواص ہیں جن کا شمار ناممکن نہیں تو مُحال ضرور ہے، چند ایک یہ ہیں :-

حکایت :

علامہ محدث حافظ تلمسانی کتاب فتح المعال میں فرماتے ہیں کہ اس نقشہ مبارک کے منافع ایسے ظاہر و باہر ہیں کہ بیان کرنے کی حاجت ہی نہیں ۔ من جملہ ان کے ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کے لئے یہ نقشہ بنوایا وہ ایک روز میرے ہاں آکر کہنے لگا کہ میں نے گزشتہ شب اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کے اتفاقاً ایسا سخت درد ہوا کہ قریب بہ ہلاکت ہو گئی میں نے یہ نقشہ شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ یا الٰہی مجھ کو صاحبِ نعل شریف کی برکت دکھلائیے اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفاء عنایت فرمائی۔[1]

فوائد :

قاسم بن محمد کا قول ہے کہ اس نقشہ کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرّکاً اپنے

---

[1] : قال تلمیذۃ الشیخ ابی جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ اَصَابَ زَوْجَتِیْ وَجْعٌ شَدِیْدٌ کَادَ یُہْلِکُہَا فَجَعَلْتُ مِثَالَ النَّعْلِ عَلٰی مَوْضِعِ الْوَجْعِ وَقُلْتُ اللّٰھم اَرِنِیْ بَرَکَۃَ صَاحِبِ ھٰذَا النَّعْلِ فَشَفَاھَا لِلْحِیْنِ۔

پاس رکھے وہ "ظالموں[1] کے ظلم سے ہو" "دشمنوں[2] کے غلبے سے"، "شیطان[3] سرکش سے"، "حاسد[4] کی نظرِ بد سے امن وامان میں رہے"، اور اگر "حاملہ[5] عورت دردِ زہ کی شدت کے وقت" اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے بفضلِ خدا تعالیٰ اُس کی مشکل آسان ہو۔[1]

حکایت:

شیخ ابنِ حبیب روایت فرماتے ہیں کہ ان کے ایک دُنبل نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا نہایت سخت درد ہوا۔ کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی اُنھوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ پر رکھ لیا معاً ایسا سکون ہو گیا کہ گویا کبھی درد ہی نہ تھا۔

حکایت:

ایک اثر خود میرا (یعنی صاحب فتح المتعال کا) مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر دریائے مشور کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہو گئے کسی کو بچنے کی اُمید نہ تھی میں نے یہ نقش ناخدا یعنی ملاح کو دیا اور اُسے کہا کہ اِس سے توسّل کرے اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت فرمائی۔

فوائد: محمد بن الجزری رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقش شریف کو اپنے پاس رکھے "خلائق[1] میں مقبول رہے"، اور "نبی[2] کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو"۔ "یہ نقش شریف جس لشکر[3] میں ہو اس کو شکست نہ ہو گی"، اور "جس قافلے[4] میں ہو لوٹ مار سے محفوظ رہے"، "جس اسباب[5] میں ہو چوروں کا اس پر قابو نہ چلے"، "جس

---

[1]: قَالَ الشَّیْخُ اَبُوالْقَاسِمِ مَنْ اَمْسَکَہٗ عِنْدَہٗ مُتَبَرِّکًا بِہٖ کَانَ لَہٗ اَمَانًا مِنْ بَغْیِ الْبُغَاۃِ وَغَلَبَۃِ الْعُدَاۃِ وَحِرْزًا مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَارِدٍ وَعَیْنِ کُلِّ حَاسِدٍ وَاِنْ اَمْسَکَتْہُ الْمَرْاَۃُ الْحَامِلُ بِیَمِیْنِہَا وَقَدِ اشْتَدَّ عَلَیْہَا الطَّلْقُ یَسَّرَ اللّٰہُ اَمْرَہَا بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ

جس "کشتی[۱] میں ہو غرق سے بچے"۔ "اور جس حاجت میں اس سے توسّل کریں وہ پوری ہو"۔[۱]

فائدہ جلیلہ: بعض بزرگوں کا فرمان ہے کہ جو شخص نعل پاک کا نقشہ اپنے پاس رکھے اپنی ہر دلی مراد پر کامیاب رہے گا اور جو شخص اس نقشہ پاک کو تعویذ بنا کر پگڑی میں رکھے اس ارادہ پر کہ میرے جملہ امور بہ آسانی طے ہوں تو بہ فضلہ تعالیٰ وہ اپنی مراد کو پائے گا۔ بلکہ اپنے تمام ہم زمان سے ہمیشہ فائق رہے گا بلکہ دنیا میں اس کا ہم مرتبہ کوئی نہیں ہو سکے گا۔ اور کتاب "المرتجی بالقبول فی خدمۃ قدم الرسول" میں علمائے محققین و صلحائے معتبرین نے بہت آثار و خواص و حکایات نقل کیے ہیں۔

چند اشعارِ ذوقیہ

قَالَ الْاِمَامُ اَبُو الْخَیْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْجَزْرِیْ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ.

یَا طَالِبًا تِمْثَالَ نَعْلِ نَبِیِّہٖ ۔۔۔ مَا قَدْ وَجَدْتَ اِلَی اللِّقَاءِ سَبِیْلًا

اے طلب کرنے والے نقش شریف اپنے نبی کے ۔۔۔ آگاہ ہو جا تحقیق پا لیا تو نے اس کے ملنے کا راستہ

فَاجْعَلْہُ فَوْقَ الرَّاْسِ وَاخْضَعْ لَہٗ ۔۔۔ وَتَعَالَ فِیْہِ وَاَوْلِہِ التَّقْبِیْلًا

پس رکھ اس کو سر پر اور خضوع کر اس کے لئے ۔۔۔ اور مبالغہ کر خضوع میں اور پیا پے اس کو بوسہ دے

---

[۱]: قَالَ بَعْضُ الْاَئِمَّۃِ مَنْ لَازَمَ حَمْلَہٗ کَانَ لَہُ الْقَبُوْلُ التَّامُّ مِنَ الْخَلْقِ وَلَابُدَّ اَنْ یَزُوْرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَرَّحَ الْاَئِمَّۃُ غَیْرُ وَاحِدٍ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ فِیْ جَیْشٍ فَہُزِمَ وَلَا فِیْ قَافِلَۃٍ فَغُیِّرَتْ وَلَا سَفِیْنَۃٍ فَغَرِقَتْ وَلَا فِیْ مَتَاعٍ فَسُرِقَ

مَنْ یَدَّعِی الحُبَّ الصَّحِیحَ فَاِنَّہٗ   یُثْبِتُ عَلیٰ مَا یَدَّعِیہِ دَلِیلا

جو شخص دعویٰ کرے سچی محبت کا ایسے شخص   قائم کرتا ہے اپنے دعوے پر دلیل کو

وَقَالَ السَّیِّد محمّد الحَمَازِی الحسنی المالکی:

لَمَّا رَأَیْتُ مِثَالَ نَعْلِ المُصْطَفٰی   لِسَنَدِ اَوْضَحَ الصَّحِیحِ مُعَرَّفًا

جب دیکھا میں نے نقشہ نعل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا   جس کی وضع سند صحیح سے بتلائی ہوئی ہے

فَمَسَحْتُ وَجْھِی بِالمِثَالِ تَبَرُّکًا   فَشُفِیتُ مِنْ وَقْتِی وَکُنْتُ عَلَی الشَّفَا

تو میں نے مل لیا اپنے چہرے پر اس نقش کو واسطے برکت کے   سو مجھ کو اسی وقت شفا ہو گئی حالانکہ میں قریب الہلاکت تھا

وَظَفِرْتُ بِالمَطْلُوبِ مِنْ بَرَکَاتِہٖ   وَوَجَدْتُ فِیہِ مَا اُرِیدُ مِنَ الصَّفَا

اور پہنچ گیا میں مطلب کو اس کی برکتوں سے   اور پایا میں نے اس میں جو کچھ میں چاہتا تھا صفائی سے

قصیدہ رائیہ: حضرت سید بکری حریری مکی رحمہ اللہ نے نعل مقدس کے فضائل و فوائد میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کی ابتداء یوں فرمائی "یا سائلا عن وصف نعل المصطفیٰ" الخ

قصیدہ رائیہ

یَا سَائِلًا عَنْ وَصْفِ نَعْلِ المُصْطَفٰی   ھَاکَ المِثَالُ مُوَضَّحًا لَا نُعْمَرُ

قَدْ حَرَّرَ العُلَمَاءُ فِیہِ فَضَائِلًا   اَضْحَتْ لِکَثْرَتِھَا اَخِی لَا تُحْصَرُ

مِنْھَا لِلدَّاءِ یَبْرَءُ عَاجِلًا   تَلْقَی الاَمَانُ وَفَضْلَ رَبٍّ اَکْبَرُ

ذُو العُسْرَانِ وَضَعْتَ فَوْقَ یَمِینِھَا   فِی الحَالِ یَسْھُلُ مَا تَجِدُہٗ وَیَعْتَرُ

عَلَی الجِبَاہِ اِذَا اسْتَقَرَّ فَاِنَّہٗ   تَلْقَی القَبُولُ مُقَرَّۃً فَلْیَشْکُرُ

وَمِنَ الکَرَامَۃِ قَالَہٗ اَھْلُ النُّھٰی   اَنَّ الاِلٰہَ لِکُلِّ ذَنْبٍ یَغْفِرُ

لَا غَرْوَ فِی نَعْلِ الحَبِیبِ لِاَنَّہٗ   اَعْطٰی عَطَاءً فَوْقَ مَا ھُوَ یُذْکَرُ

فعلیک بالتصدیق ان رمت الغنا　　فالجد اعظم ما یجده المعسر

وتوسلن بما عرفت مثاله　　لاریب بالاجابة اجدر

وصلوة ربی والسلام یخص　　ذو النعلین سیدنا النبی المشهر

والآل والاصحاب ما رکب سرا　　نحو المرجا والکواکب تزهر

قیل فی نعله صلی اللہ علیہ وسلم

فی مثال نعال صاحب الانبیاء　　من قاب قوسین المحل الاکرما

فالثمه مصلیا علیه ماتته　　وا … ل … باستیفاء

مثال نعال خیر الانبیاء　　هو الباب المجرب للشفاء

هو السبب المسلح لوسول　　بتحقیق الظهور من الخفاء

ولنعم ما قیل

یارب بالقدم الذی لسلطانها　　من قاب قوسین المحل الاکرما

ثبت علی جسر الصراط تکرما　　قدمی وکن لی منقذا ومسلما

وصاحب نعال اهاجا شوقی　　ولکن حب من لبس النعلالا

قال الفاکهانی … من القرالمثال　　متمثلا بقول … مجنون

ولو قیل للمجنون لیلی ووصفها　　تریدم الدنیا وما فی زوایاها

لقال تراب من غبار نعالها　　احب الی نفسی واشفی لبلواها

اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ :-

"اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل پاک کا سائل نعل پاک کے نقشہ کے متعلق علمائے کرام نے اتنے فضائل لکھے ہیں جن کا شمار نا ممکن ہے بعض ان میں یہ ہیں کہ جو شخص سچے اعتقاد سے نعل پاک کو وسیلہ بنائے تو وہ ہر بیماری سے نجات پائے گا اور بہت جلدی لیکن بد اعتقاد کو اس سے فائدہ نہ ہوگا اور جس گھر میں

یہ نقشہ پاک ہوگا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ گھر امن وسلامتی پائے گا۔ بڑی بات یہ ہے کہ دردِزہ کے وقت یہ نقشہ عورت کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے تو بچہ آسانی سے پیدا ہوگا اور یہ مجرب ہے کوئی شخص اسے تعویذ بنا کر پگڑی میں رکھے تو لوگوں کی نگاہ میں معزز ومکرم ہو اُسے آزمائیے فائدہ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کیجئے، نقشہ نعلین پاک کی کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے جو بزرگوں نے آزمایا ہے کہ اس کے طفیل اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہ معاف کرتا ہے، ان فوائد کو سن کر کسی کو وہم بھی نہ ہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس نقشہ میں اس سے بھی زائد فائدے مضمر فرمائے ہیں، اگر تیرے دل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کا یقین ہے تو اس کی تصدیق کر لے ورنہ کسی کے نہ ماننے سے نقشہ مبارکہ کی شان نہیں گھٹتی بلکہ اس کا اپنا نقصان ہے، ہاں ضرورت مند تو بڑے بڑے حیلے کرتا ہے تجھے بھی اگر ضرورت ہے تو سچے عقیدے کے ساتھ اس نقش مبارک کو آزما کے دیکھ، اور اسے وسیلہ کے طور بارگاہِ حق میں معروضات پیش کر، پھر اس کریم کے الطاف دیکھ اور وہ اس لائق ہے کہ بندے کے معروضات پورے فرمائے آخر میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ عرض کرتا ہوں کہ وہ مالک صاحبِ نعلین نبی شہیر صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود بھیجے۔ اور ان کی آل واصحاب پر جب تک کہ تارے چمک رہے ہیں۔"

دیگر قصیدہ:

ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ "حضور علیہ السلام کے نعلین پاک میں بڑی برکت اور تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے، وسیلہ پکڑتے وقت ایک سو بار درود شریف پڑھیئے، پھر جہاں بیماری ہے اس مبارک نقشہ کو وہاں رکھ دیکھیئے"، دوسرے اور بزرگ فرماتے ہیں کہ "نقشہ مبارک تو ہر بیماری کی شفا ہے، بلکہ ہر مقصد کے لئے بہترین وسیلہ ہے۔" ایک صاحب بارگاہِ حق میں نعلین پاک کو وسیلہ کر کے عرض کرتے ہیں۔ "یا اللہ! اس کے طفیل مجھے پل صراط پر ثابت قدم رکھ"

ایک عاشق زار کی پیاری دلیل :

فرماتے ہیں کہ مجھے نقشہ نعلین اس لئے محبوب ہے کہ اسی طرح کا جوتا پاک میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب پا فرمایا۔

امام فاکہانی رحمۃ اللہ کی کہانی :

امام فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آج کی طرح نقشہ رکھا ہوا تھا تو منکرین یا طعنہ بازوں کو سمجھاتے ہوئے فرمایا، اگر مجنوں کو کوئی کہے کہ دنیا کی تمام نعمتیں لوگے یا لیلیٰ کی جوتی کی گرد و غبار۔ تو بخدا وہ کہے گا مجھے لیلیٰ کے جوتے کی غبار چاہیئے اور یہی مجھے زیادہ محبوب ہے اور اسی میں میری شفا۔ اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق امتی اگر عقیدت نہیں رکھتا تو پھر اس کے امتی کہلوانے پر حیف ہے۔ اسی مناسبت پر مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سننے کے لائق ہے۔

حکایت :

تَرَكَ مَنْ حَصَلَ لَهُ النِّعَالُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَذٰلِكَ الْقِدَمُ وَوَلَدَيْنِ لَهُ وَوَقَعَ التَّخَاصُمُ بَيْنَهُمَا فِي الْقِدَمِ اِلٰى اَنْ اصْطَلَحَا عَلٰى اَنْ اَحَدُهُمَا يَاْخُذُ الْمَالَ وَالْاٰخَرُ الْقِدَمَ وَكَانَ الَّذِيْ بَلَغَهُ الْقِدَمُ يُقَدِّمُ بِهَا عَلٰى مُلُوْكِ الْعَجَمِ يَتَبَرَّكُوْنَ بِهَا حَتّٰى وَصَلَ بِلَادَ خُلَاطَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْمَلِكِ الْاَشْرَفِ بْنِ الْمَلِكِ الْعَادِلِ لِلتَّبَرُّكِ بِهَا فَطَلَبَ مِنْهُ الْمَلِكُ اَنْ يَقْطَعَ لَهُ مِنْهَا قِطْعَةً يَتَبَرَّكُ بِهَا ثُمَّ رَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ فَطَلَبَ مِنْهُ عَنْهَا وَالِيْ هُوَ مِنْ اَعْطَاهَا يُنْبِهَا لَهُ الَّا اَنْ يعوض منها الْقَرْيَةَ قَالَ الْمَلِكُ لَهُ اَنْتَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَمَا تَصْنَعُ بِهَا اِلٰى اَنْ اَجَابَهُ بِذٰلِكَ فَاَخَذَ مِنْهُ النَّعْلَ بِعِوَضِ مَا طَلَبَهُ مِنْهُ۔ ثُمَّ اَنَّ الْمَلِكَ الْاَشْرَفَ فَتَحَ مُلْكَ الشَّامِ وَاسْتَوْطَنَ مَدِيْنَةَ دِمَشْقَ

فابتنی فیہا بالاشرفیۃ دار الحدیث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ووقف بہا وقفاً کثیراً وجعل الجانب القبلی منہا مسجداً للصلوٰۃ وجعل مشرقی
محراب المسجد بیتاً لتلک النعل المذکورۃ فسمّر بہا بمسامیر فضۃ فی تابوت
من آبنوس وجعل لہ باباً کبیراً مصفحاً بالنحاس کانّہ ذہب وجعل علیہ
استداداً یترتب فی کل عام من اربعین درہم ناصریۃ مبلغہا ثمانون درہما
من درہمنا یفتح فی شہر فی کل یوم الاثنین والخمیس لمن یتبرک (کذا فی
المرتجی بالقبول)

ترجمہ:

ایک شخص نے مرتے وقت اپنے ترکہ میں نعل مبارک اور تیس درہم چھوڑے اس کے
دو لڑکے تھے۔ دونوں چاہتے تھے کہ نعل پاک مجھے ملے دونوں کا جھگڑا طویل ہوگیا آخر طے پایا
ایک کو صرف نعل پاک ملے گا دوسرے کو باقی جائداد جس کے حصہ میں نعل پاک ترکہ میں آئی وہ
عجم کے بادشاہوں کے پاس لے جاتا وہ اس کی زیارت کر کے اسے انعامات سے نوازتے، ایک
موقعہ خلاط کے شہر میں پہنچا وہاں کے بادشاہ اشرف بن بادشاہ عادل کو زیارت کے لئے
نعلین پاک بھیجی اس بادشاہ نے کہا کہ مجھے اس مقدس نعل سے ایک ٹکڑا دے دے تاکہ میں اس
سے برکت حاصل کرتا رہوں اس نے تھوڑا سا ٹکڑا دے دیا، پھر دوسرے موقعہ پر وہاں پہنچا تو
بادشاہ نے کہا کہ مجھے یہی نعل پاک اصل دے دے اور منہ مانگا انعام دوں گا اس نے کہا کہ
مجھے ایک گاؤں مستقل جاگیر کے طور پر دے دے۔ بادشاہ نے منظور کر لیا، اسے جاگیر دے
کر نعل پاک حاصل کرلی۔

فتح و نصرت:

اس بادشاہ نے شام کو فتح کیا تو دمشق میں اقامت پذیر ہوا وہاں
اشرفیہ کے نام سے ایک دار الحدیث تیار کرایا اور اس کے نام بڑی جاگیر وقف کر رکھی تھی اسی

دارالحدیث کے قبلہ کی جانب مسجد اور شرقی جانب نعل پاک کا حجرہ بنایا اور اس کے لئے بڑا اہتمام فرمایا۔ اس کے سامنے بڑا دروازہ رکھا جس کی لکڑی آبنوس کی اور سونے کے جڑاؤ کا کام کرایا۔ اس پر بہترین فانوس لٹکائے پھر ہر سال زرِ کثیر خرچ کرتا۔ مہینا میں صرف دو دفعہ زیارت کراتا، "سوموار" اور "خمیس" کے دن لوگ اس مبارک نعل کی زیارت کے لئے ٹوٹ پڑتے اور برکت حاصل کرتے۔ (کذا فی المرتجی)

ف: یہ تھی اسلاف کی عقیدت اگر آج کل حضور علیہ السلام کے ساتھ عقیدت کے طور پر اس طرح کے مراسم کئے جائیں تو بدعتی و مشرک ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ لیکن ہم ایسے القاب سن تو سکتے ہیں لیکن اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت سے سرِ مو ہٹنا نہیں جانتے۔ کسی بزرگ نے طے کر دیا ہے۔

نَعْلَةُ الْكَرِيْمَةُ الْمصرفة

طُوْبیٰ لِمَنْ مَسَّ بِهَا جبينه ،

"یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک جسے نصیب ہو گئی وہ بڑا خوش بخت ہے۔"

سوال: اگر کوئی شخص سوال کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل پاک کا نقشہ بنوانا اور اُسے پاس رکھنا بدعت ہے ظاہر ہے کہ کسی حدیث شریف میں نہیں کہ نعل پاک کا نقشہ بنا کر اپنے پاس رکھو فلہذا بدعت سے بچنا ضروری ہے اور بدعت کے معاملہ میں خواہ مخواہ اتنا زور لگا رہے ہو؟

جواب: ہر نیک کام خصوصاً جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کرام کی نسبت کا تعلق ہو گا اسے وہابیت ضرور بدعت لڑائے گی اور یہ بہت بڑا بہتر حربہ انہیں نصیب ہوا ہے، بھولے بھالے مسلمان بدعت سن کر گھبرا جاتے ہیں حالاں کہ ان کا یہ سوال فرسودہ ہے، ورنہ وہ فعل بدعت ان کے نزدیک بھی بدعت نہیں جو خیر القرون میں ہوا ہو، اور یہ فعل

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعلین پاک کا نقشہ تابعین سے ثابت ہے چنانچہ امام اجل ابو اویس عبداللہ بن عبداللہ بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی رضی اللہ عنہ نے خود اپنے لئے۔ امام مالک وغیرہ اکابر ائمہ تابعین و تبع تابعین کے زمانہ میں نعلِ اقدس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشہ بنوا کر اپنے پاس رکھا اور یہ امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچازاد بھائی کے بیٹے تھے اور صحاحِ ستہ میں سے صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابنِ ماجہ کے راویوں میں سے ہیں اور تبع تابعین کے طبقہ اعلیٰ سے ہیں۔ ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا۔

بتائیے جو فعل ایسے اکابر خود کر گئے ان پر بدعت کی تہمت لگائی جا سکتی ہے؟ یہ وہ حضرات ہیں جن پر دین اور اسلام کی صحاح کی احادیث کا دارومدار ہے۔

جواب ۷: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ میری امت کا گمراہی پر اتفاق نہیں ہو سکے گا اور فرمایا یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ یعنی تائید و توفیق جماعت پر ہے۔ اس ارشادِ عالی کے بعد دین کے عاشق کو تو انکار کی گنجائش بھی نہیں کیوں کہ نعلین پاک کے نقشہ پر عالم اسلام کے تمام علماء اور محدثین فقہاء اور تمام ائمہ اربعہ کا نہ صرف اتفاق ہے بلکہ صرف اسی موضوع پر بڑی بڑی مبسوط کتابیں لکھیں چند ایک اسماء اس وقت مجھے یاد ہیں، وہ حاضر ہیں۔

اسماء کتب مصنفہ درباره نقشہ نعل پاک

۱۔ نور العین فی تحقیق النعلین لابی عبداللہ بن عیسٰی مغربی۔

۲۔ خدمۃ النعل للقدم المحمدی لابن عساکر

۳۔ النفحات العنبریہ فی صفۃ نعل خیر البریہ

۴۔ فتح المتعال فی مدح خیر النعال کلاہما من احمد بن محمد المالکی المقری الفاسی

۵۔ المرتجی بالقبول خدمۃ قدم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من رضی الدین محمد عبد المجید القادری

۶۔ القول السدید فی ثبوت استبراک نعل سید الاحراء والعبید

۷۔ تصنیف امام ابو اسحاق ابراہیم بن خلف السلمی الشہیر بابن الحاج المزلی الاندلسی استاذ المحدث الکبیر ابنِ عساکر رحمہما اللہ تعالیٰ

۸۔ دورِ حاضرہ کے مجدد، اہلِ سنّت کے امام شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہٗ کی تصنیف "شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ"

۹۔ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی تصنیف نیل الشفاء بنعل المصطفیٰ۔

یہ وہ اکابرِ اسلام ہیں اسلاف ہیں۔ صرف ایک کا نام بھی اسلام کی ضمانت کے لئے کافی ہے۔ اور منکرین کے لئے تھانوی صاحب کا۔[1]

اکابرِ اسلام کی مستقل تصانیف کے علاوہ سیرت نگار اور احادیث کے جامعین، مصنفین و شارحین کی تصریحات کا شمار غیر ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کیوں کہ تابعین و تبع تابعین سے لے کر قرناً بعد قرن ہر طبقہ کے علمائے کرام نے اس نقشہ مبارک کو وسیلہ بنایا اور اپنے پاس رکھا اور اس کے جواز کے لئے دلائل قائم کئے اور اپنے تجربے بتائے۔ بعض تو ان میں ایسے ہیں جن کا نام سن کر موجودہ دور کے علماء انہیں دین و اسلام کے ستون سے تعبیر کرتے ہیں۔ مثلاً امام اسماعیل بن ابی اُویس جو کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور امام بخاری و امام شافعی و مسلم کے استاذ اور ان دونوں کی صحیحین کے علاوہ اتباع تبع تابعین کے اعلیٰ طبقہ سے ہیں۔ امام شافعی و امام احمد رضی اللہ عنہما کے ہم زمان تھے۔ ۲۲۶ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کے بعد مندرجہ ذیل علماء کا سلسلہ غیر منقطعہ ملاحظہ فرمائیے۔

وہ علمائے کرام جنہوں نے نعل پاک کا نقشہ اپنے لئے حرزِ جان سمجھا:

---

[1] چند اوراق کا رسالہ زاد السعید کے ساتھ شائع ہوا ہے اور نعل پاک کے برکات و منافع لکھ کر آخر میں خوب ہیرا پھیری کی لیکن مقصد کے لحاظ سے ہماری تائید خوب لکھی۔ (اُویسی غفرلہٗ)

(۱) امام اسمٰعیل کے تلمیذ ابو محمد ابراہیم بن سہل بستی (۲) ان کے شاگرد ابو سعید عبدالرحمٰن
بن محمد بن عبداللہ مکی (۳) ان کے تلمیذ محمد بن جعفر تمیمی (۴) ان کے تلمیذ محمد بن الحسین
الفارسی (۵) ان کے شاگرد شیخ ابوزکریا عبدالرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری۔
(۶) ان کے تلمیذ شیخ طقیہ ابوالقاسم علی بن عبدالسلام بن حسین رملی (۷) ان کے
ایک شاگرد شیخ عیاض (۸) دوسرے تلمیذ اجل امام اکمل حافظ الحدیث قاضی ابوبکر
ابن العربی اشبیلی اندلسی (۹) ان دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحب زادے
فقیہ ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ (۱۰) ان کے تلمیذ ابن الحیہ (۱۱) ان کے
شاگرد شیخ ابوالفضل ابن البر تونسی (۱۲) ان کے شاگرد شیخ ابن فہد مکی (۱۳)
امام اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد ابوالقاسم بن بشکوال (۱۴) ان کے تلمیذ
ابوجعفر احمد بن علی اوسی جن کے شاگرد ابوالقاسم بن محمد اور ان کے تلمیذ ابواسحاق ابراہیم ابن الحاج
ان کے شاگرد ابوالیمین ابن عساکر مذکورین ہیں (۱۵) امام اسمٰعیل بن ابی اویس مدنی ممدوح کے
دوسرے تلمیذ ابواسحٰق ابراہیم بن الحسین (۱۶) ان کے شاگرد محمد بن احمد فزاری اصبہانی
(۱۷) ان کے تلمیذ ابوعثمان سعید بن حسن تستری (۱۸) ان کے شاگرد ابوبکر محمد بن عدی
بن علی منقری (۱۹) ان کے تلمیذ ابوطالب عبداللہ بن حسین بن احمد عنبری (۲۰)
ان کے شاگرد ابومحمد بن عبدالعزیز احمد کنانی (۲۱) ان کے تلمیذ ابوہبۃ اللہ بن احمد بن الکفانی
الدمشقی (۲۲) ان کے شاگرد حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد اسکندرانی (۲۳) ان کے
تلمیذ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن تجیبی (۲۴) ان کے شاگرد ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بستی
(۲۵) ان کے تلمیذ ابواسحٰق ابراہیم بن الحاج سلمی ممدوح (۲۶) ان کے شاگرد ابن
عساکر (۲۷) ان کے تلمیذ بدرفارقی ـــــ یہ تین سلسلے مثل سلاسل حدیث تھے۔
ان کے علاوہ (۲۸) امام ابوحفص عمر فاکہانی اسکندرانی (۲۹) شیخ یوسف تتائی
مالکی (۳۰) فقیہ ابوعبداللہ بن سلامہ (۳۱) فقیہ محدث ابویعقوب (۳۲) ان کے

شاگرد ابو عبداللہ محمد بن رشید فہری (۳۳) حافظ شہیر ابو نبیع بن سالم کلاعی (۳۴) ان کے تلمیذ حافظ ابو عبداللہ بن الآبار قضاعی (۳۵) ابو عبداللہ بن محمد جابر وادی (۳۶) خطیب ابو عبداللہ بن مرزوقی تلمسانی (۳۷) ابن عبدالملک مراکشی (۳۸) شیخ فتح اللہ حلبی بیلونی (۳۹) قاضی شمس الدین ضیف اللہ توامی رشیدی (۴۰) شیخ عبدالنعیم سیوتی (۴۱) محمد بن فرج لبتی (۴۲) شیخ ابن حبیب النبی جن سے علامہ تلمسانی نے نقشہ مقدسہ کی عجیب برکت شفاہاً روایت کی (۴۴) سیّد محمد موسیٰ الحسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح سیّد جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب (۴۵) علامہ شہاب الدین خفاجی جنھوں نے فتح المتعال کی تعریف کی اور اسے "ہو مصنف حسن" فرمایا یعنی وہ کتاب خوب ہے۔ (۴۶) فاضل علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب و مؤطا امام مالک

اب اور پانچ ائمہ کرام کے اسمائے طیبہ عالیہ پر اختتام کرتا ہوں جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اور ان کی جلالت شان و عظمت مکان مشہور و معروف بلاد و بقاع ہے۔

(۴۷) امام اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی اُستاد امام الشان ابن حجر عسقلانی صاحب الفیۂ سیرت وغیرہا (۴۸) اُن کے ابن کریم علامۂ عظیم سیدی ابوزرعہ عراقی (۴۹) امام اجل سراج الفقہ والحدیث والملۃ والدین بلقینی (۵۰) امام جلیل محدثِ جلیل حافظ علامہ شمس الدین سخاوی (۵۱) امام اجل واکرم علامہ عالم خاتم الحفاظ والمحدثین جلال الملۃ والشیخ والدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رضی اللہ عنہم وعنا بہم الیوم الدین آمین یارب العٰلمین۔

آخر میں اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کا پیغام پیش کروں، فرمایا کہ:

"بالجملہ نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت ہے اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علماء و صلحا میں معمول و رائج ہمیشہ اکابر دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم رکھتے آئے ہیں تو اب انھیں بدعت۔ شرک و حرام نہیں کہے گا مگر جاہل بے باک یا گمراہ بددین مریض القلب ناپاک والعیاذ باللہ

باللہ آج کل کے کسی نو آموز قاصر ناقص فاتر کی بات ان اکابر ائمہ دین و اعاظم علمائے معتمدین کے ارشاداتِ عالیہ کے حضور کسی دین دار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے۔ عاقل منصف کے لئے اسی قدر کافی ہے[۱]۔

نقشہ نعل پاک سے توسل کا طریقہ:

بہتر ہے کہ آخر شب میں اُٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے اس کے بعد گیارہ بار درود شریف گیارہ بار کلمۂ طیبہ گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو بہ ادب اپنے سر پر رکھے اور بتضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی اس کے طفیل مقدس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشہ نعل شریف کے میری فلاں حاجت (یہاں پر حاجت کا نام لے) پوری فرمایئے مگر خلافِ شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر پر سے اس کو اتار کر اپنے چہرے پر ملے، اور اس کو محبت سے بوسہ دے۔ اشعار ذوق و شوق بہ غرض ازدیادِ عشقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا۔

تعجب بالائے تعجب:

یہی طریقہ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ "نیل الشفا فی نعل المصطفٰے" میں بیان کیا ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ادھر تو اسے حکیم الامت مانتے ہیں لیکن جب اس کے معمولات یا تحقیق مسائل و معاملات کی باری آتی ہے تو اس کے اقوال کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تھانوی صاحب کے رسالہ کی تمہید لکھ دی جائے تاکہ مسلکِ دیوبند کو مزید انکار کی گنجائش نہ ہو۔

---

[۱]: تقریر کی روانی میں چند اسماء کا ذکر فرمایا پھر جب مسودہ تیار ہوا تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی کتاب شفاء الوالہ سے اسماء بالترتیب لکھوائے۔

نیل الشفاء بنعل المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

" بعد الحمد والصلوٰۃ، یہ ناچیز اشرف علی عرض کرتا ہے کہ ان دنوں ہم لوگوں کے کثرت معاصی سے جو کچھ ہجوم بلیات صوریہ ومعنویہ ہے ظاہر ہے اس کا علاج بجز اصلاح اعمال وتوبہ واستغفار کے کچھ نہیں ہے، مگر ہم لوگوں کے قلب وزبان کی جو کیفیت ہے معلوم ہے. البتہ اگر کوئی وسیلہ قوی ہو تو اس کی برکت سے حضور قلب بھی میسر ہو سکتا ہے اور امید قبول بھی قریب ہے من جملہ ان کے مسائل تجربہ بزرگان دین نقشہ نعل مقدس حضور سرور عالم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت قوی البرکت سریع الاثر پایا گیا ہے اس لئے اسلامی خیر خواہی باعث اس کی ہوئی کہ تمثال خیر النعال صلی اللہ علیہ وسلم وعلی صاحبہ فوق عدد الرمال حسب روایت امام زین الدین عراقی محدث مسلمانوں کی نذر کی جائے کہ اپنے پاس رکھ کر برکات حاصل کریں اور اس کے توسل سے اپنے حاجات ومعروضات جناب باری تعالیٰ میں قبول کرائیں۔ اس نقشہ شریف کے آثار وخواص وفضائل کو کون شمار میں لاسکتا ہے مگر اس مقام پر نہایت اختصار کے ساتھ کتب معتبرہ علمائے محدثین ومحققین سے چند برکات اور کچھ ابیات مشتمل بر ذوق وشوق نقل کئے جاتے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور محبت پیدا ہو اور بوجہ غلبہ محبت بلا تکلف آپ کا اتباع نصیب ہو جو اصل مقصود اور سرمایہ نجات دنیوی واخروی ہے۔"

تھانوی صاحب نے اکثر وبیش تر وہی فوائد وفضائل لکھے ہیں جسے فقیر نے عرض کر دیئے ہیں۔ انھوں نے حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے "تحفۂ رسولیہ" کے اشعار ذیل درج کئے ہیں، وہ یہ ہیں۔

قال فی التحفۃ الرسولیہ

ہر کہ بقرطاس مثالش کشد — تاج وشش اس را بسر خود نہد

فتح و ظفر یابد و گردد عزیز — نور دل افزاید و عقل و تمیز

آتش سوزندہ نہ سوز د ورا — سو دن سیلاب نہ دزد د ورا

از ہمہ آفات سلامت بود — روزِ قیامت بکرامت بود

وانکہ بخانہ نہدشش باادب — غم رود از خانہ و آید طرب

ہر کہ بہ بیند بروئیش برنہد — شجرۂ اُمید وار بر دہد

میکشم ایں جا بہ تبرک مثال — تا شود ایں نسخہ گرامی مقال

ترجمہ :۔ جو شخص حضور علیہ السلام کی نعل پاک کا نقش کاغذ پر لکھ کر اپنے سر کا تاج بنائے گا۔

- فتح و نصرت پائے گا، خلقِ خدا میں معزز ہوگا، دل کے نور میں اور عقل وتمیز میں برکت ہوگی۔
- نہ ہی آگ اُسے جلائے گی اور نہ ہی سیلاب نقصان دے گا اور نہ ہی مال چوری ہوگا۔
- تمام آفات سے یہ سلامت رہے گا۔ قیامت کے دن بھی عزت نصیب ہوگی۔
- جو شخص اسے اپنے گھر میں ادب کے ساتھ رکھے گا گھر سے غم دور اور راحت وافر حاصل ہوگی۔
- جو شخص اس کی زیارت اور دل پر رکھے گا اُس کی اُمید برآئے گی۔
- یہاں پر نقشہ نعل لکھ دیتا ہوں تاکہ یہ نسخہ گرامی قدر ہو۔"

اشرف علی تھانوی نے مذکورہ اشعار لکھ کر ضروری عرض کے عنوان سے لکھا"

اس نقشہ شریف کو ادب واحتیاط سے رکھیں مگر ایسا غلو نہ کریں کہ خلاف شرع کوئی بات نہ ہوجائے اور اس کو وسیلۂ برکت ومحبت سمجھیں یہ نہیں کہ تمام احکام دین واعمال خیر کو رخصت کرکے اس پر کفائت کریں۔ "مجھے ایسا غلو نہ کریں" کا جملہ سمجھ نہیں آیا، بہر حال بات بہت خوب کہی نہ ماننے والے نہ مانیں یہ ان کی قسمت۔

مقامے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں پر آپ کے نعل پاک کے نقش کا نشان مل جاتا ہے وہاں سالہا سال عشاق سجدہ کرتے ہیں۔

یہ شعر لکھ کر تھانوی صاحب نے کمال کر دیا ہے۔ مسلکِ دیوبند سے وابستگان اب تو ہمیں نہ ستائیں کچھ اپنے بڑوں کی بھی مانیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ

نعل پاک کے نقشہ میں دارین کی بھلائی ہے، دورِ حاضرہ کے بھولے بھٹکے انسانوں کو چاہیئے کہ اپنے مالکِ حقیقی کے سامنے گڑگڑائیں کام بن جائے گا۔ آخر میں یہ بھی عرض ہے کہ جس طرح گستاخ وبے ادب لوگ نقشہ نعلین پاک سے دور بھاگتے ہیں ہم بفضلہٖ تعالیٰ اس سے سرور ومستی پاتے ہیں لیکن یہ ضرور یاد رہے کہ صرف نقشۂ مقدسہ کا بھروسا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے نا امید نہ ہو۔ بلکہ اعمالِ صالحہ کی اشد ضرورت ہے فلہٰذا تمام حضرات سے اپیل ہے کہ نقشۂ مبارکہ نہائت مقدس شئے ہے اس کے ساتھ اعمالِ صالحہ بھی عجیب امر ہے

الافاضہ للاستفاضہ

ابو الاعز المولوی محمد فیاض الاویسی سلمہ ربہ نے "نیل المرام" رسالہ ہذا کی گیارہویں اشاعت پر کہا۔ اس موضوع یعنی نعلِ پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تائید میں مزید توثیق چاہیئے۔ فقیر اضافہ کر کے احباب سے استفاضہ کی اپیل کر کے خاتمہ بالخیر کی استدعا کرتا ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم اہلسنّت نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جملہ محبوبانِ خدا کے تبرکات کو دارین میں وسیلہ صد برکات سمجھتے ہیں۔ یہی ہمارے اسلافِ صالحین کا مذہب ہے۔ بے شمار تصریحات موجود ہیں۔ ہم یہاں پر صرف شفاء شریف پر اقتصار کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ

وَمِنْ اِعْظَامِہٖ وَاِکْبَارِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِعْظَامُ جَمِیْعِ اَسْبَابِہٖ وَاِکْرَامُ مَشَاھِدِہٖ وَاَمْکِنَتِہٖ مِنْ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ وَمَعَاھِدِہٖ وَمَا لَمَسَہٗ اَوْ عُرِفَ بِہٖ وَکَانَتْ فِیْ قَلَنْسُوَۃِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شَعَرَاتٌ مِنْ شَعْرِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ قَلَنْسُوَۃٌ فِیْ بَعْضِ حُرُوْبِہٖ فَشَدَّ عَلَیْہَا شِدَّۃً اَنْکَرَ عَلَیْہِ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثْرَۃَ مَنْ قُتِلَ فِیْہَا فَقَالَ لَمْ اَفْعَلْہَا بِسَبَبِ الْقَلَنْسُوَۃِ بَلْ لِمَا تَضَمَّنَتْہُ مِنْ شَعْرِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِئَلَّا سُلِبَ بَرَکَتُہَا وَتَقَعَ فِیْ اَیْدِی الْمُشْرِکِیْنَ وَرُئِیَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَاضِعًا یَدَہٗ عَلٰی مَقْعَدِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ

تعالیٰ علیہ وسلم من المنبر ثم وضعھا علی وجہہ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا ایک جز یہ بھی ہے کہ جس چیز کو حضور سے کچھ علاقہ ہو۔ حضور کی طرف منسوب ہو۔ حضور نے اُسے چھوا ہو یا حضور کے نام پاک سے پہچانی جاتی ہو۔ اس سب کی تعظیم کی جائے۔ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں چند موئے مبارک تھے۔ کسی لڑائی میں وہ ٹوپی گر گئی۔ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے ایسا شدید حملہ فرمایا جس پر اور صحابہ کرام نے انکار کیا اس لیے کہ اُس شدید و سخت حملہ میں بہت سے مسلمان کام آئے۔ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہ تھا بلکہ موئے مبارک کے لئے تھا کہ مبادا اس کی برکت میرے پاس نہ رہے اور وہ کافروں کے ہاتھ لگیں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ کو دیکھا گیا کہ منبر اطہر سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو جگہ جلوس اقدس کی تھی اسے اپنے ہاتھ سے مس کر کے وہ ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لیا۔

ف: خالد بن ولید کی حدیث ابو یعلی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ابن سعد نے طبقات میں روایت کی۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

اس عبارت میں دو جلیل القدر صحابیوں کا طریقہ ملاحظہ ہو۔

۱۔ سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ ۲۔ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

اول الذکر کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک ہیں جنہیں ٹوپی میں چھپا رکھے تھے جن کی برکت سے وہ **فتوحات اسلامیہ** میں نام پایا یہی وجہ ہے وہ ایک بار اپنی اور لشکر کی جان تو قربان کرنے کو تیار ہو گئے لیکن ٹوپی ضائع نہ ہونے دی۔

ثانی الذکر نے منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہاتھ پھیر کر چہرہ پر لگایا۔ اگر انہیں تبرکات سے پیار نہ تھا تو ایسا کیوں کیا۔

جملہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نہ صرف یہی دو بلکہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسی طرح تبرکات سے عشق تھا۔ چند ایک حضرات کے متعلق ہدیہ ناظرین ہے۔

سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ :

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ (رواہ البخاری ج۱ ص۳۱ باب استعمال فضل وضوء الناس)

ترجمہ : حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے ہاں دوپہر کے وقت تشریف لائے۔ وضو کے لئے پانی حاضر کیا گیا۔ آپ نے وضو فرمایا تو صحابۂ کرام آپ کے وضو کا پانی لے کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔

فائدہ : عمدۃ المحققین امام محمود بن احمد بدرالدین عینی شرح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں : هٰذَا الْحَدِيْثُ يُطَابِقُ التَّرْجَمَةَ اِذَا كَانَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهٖ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ مَا سَالَ مِنْ اَعْضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عینی ج۱ ص۸۲۳) اور اگر ترجمہ باب بخاری کا لحاظ نہ کیا جائے اور بعد وضو برتن میں باقی بچا ہوا پانی مراد لیا جائے تو مدعا اور بھی اتم طریق پر ثابت ہے کہ جو پانی اعضائے مبارک سے مَس بھی نہ ہوا صرف اتنی نسبت رکھتا ہے کہ وقتِ وضو اس برتن میں تھا جس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اس کی صحابۂ کرام نے یہ عظمت کی تو ثابت ہوا کہ جو چیز آں سرورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ادنیٰ نسبت بھی رکھے اس کا احترام اور اس سے برکت حاصل کرنا اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور ایسا معمول ہے جس کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ادا کیا گیا اور حضور نے منع نہ فرمایا

نیز یہی بدرالدین علامہ عینی قدس سرہ شرح میں فرماتے ہیں ہٰذِہٖ الدَّلَالَۃُ عَلٰی جَوَازِ التَّبَرُّکِ بِاٰثَارِ الصَّالِحِیْنَ یعنی اس حدیث میں دلالت ہے آثار صالحین کے ساتھ تبرک کے جواز پر

بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعہ تبرک

حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وضو کا پانی لائے تو صحابہ اس پر ٹوٹ پڑے چنانچہ (اسی حدیث) ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوُضُوْئِہٖ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ الخ فِیْہِ التَّبَرُّکُ بِاٰثَارِ الصَّالِحِیْنَ وَاسْتِعْمَالِ فَضْلِ طُہُوْرِہِمْ وَطَعَامِہِمْ وَشَرَابِہِمْ وَلِبَاسِہِمْ (نووی ص ۱۹۹ ، ج ۱)

بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لے کر نکلے تو کوئی اسے لیتا تھا اور کوئی ملتا تھا۔ اس کی شرح میں ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نیکیوں کے آثار سے تبرک حاصل کرنا ہے۔ ان کے بچے ہوئے پانی اور کھانے پینے کی چیزوں اور لباس سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔

تابعین کا عمل

یونہی تابعین کا طریقہ رہا کہ وہ تبرکات کو حرزِ جان و حفظِ ایمان سمجھتے تھے چنانچہ اسمٰعیل بن یعقوب تیمی روایت کرتے ہیں کہ ابن منکدر (متوفی ۲۰۵ ھ) مسجد نبوی کے صحن میں ایک خاص جگہ لوٹتے اور لیٹتے ان سے ان کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ راوی کا قول ہے کہ میرا گمان ہے کہ ابن منکدر نے کہا کہ خواب میں دیکھا ہے۔ (وفاء الوفاء للسمہودی رحمہ اللہ ج ۲ ص ۴۴۵)

ہر دور کے مشائخ وعلماء

سوائے نجدیوں وہابیوں کے کسی مسلمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثارِ شریفہ سے تبرک کا انکار نہیں ہو سکتا۔ اولیاء وعلماء جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کے وارث اور ایراث برکات کے وارث ہیں ان کے آثارِ شریفہ میں بھی برکت ہوتی ہے۔ اس سے انکار کرنا حرمان وبدنصیبی کی علامت ہے۔ زیادہ تفصیل کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

انگشتری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ وَرِقٍ وَکَانَ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ فِیْ یَدِ عُمَرَ ثُمَّ کَانَ فِیْ عُثْمَانَ حَتّٰی وَقَعَ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ (بخاری ومسلم ومواہب لدنیہ وغیرہ) حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری بنوائی وہ حضور کے ہاتھ میں رہی پھر ابوبکر کے ہاتھ میں پھر عمر کے ہاتھ پھر عثمان کے ہاتھ میں پھر وہ چاہ اریس میں گر گئی۔

ف: حضراتِ اصحابِ ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں رہنے کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ان حضرات نے بہ نیت تبرک بابتر شریف اس کو پہنا جیسا کہ علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی نے اس کی شرح میں فرمایا وَمَعْنٰی کَوْنِہٖ فِیْ یَدِہِمْ اَنَّہُمْ کَانُوْا یَلْبَسُوْنَہٗ فَفِیْہِ کَمَا قَالَ النَّوَوِیُّ التَّبَرُّکُ بِآثَارِ الصَّالِحِیْنَ یعنی ان کے ہاتھ میں ہونے کے معنی یا تو یہ ہیں کہ وہ حضرات یا تو اس کو پہنتے تھے تو بقول نووی اس سے آثار بالصالحین کے ساتھ تبرک کا ثبوت ملتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ وہ حضرات اس کو اپنے پاس رکھتے تھے۔ کیونکہ کسی چیز کو اپنے قبضہ میں رکھنا بھی ہاتھ میں رکھنے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ زرقانی میں ہے وَقِیْلَ مَعْنٰی فِیْ یَدِ تَصَرُّفٍ بِمَکْرَمٍ مِنْہُ لُبْسُہٗ جب یہ انگشتری کنوئیں میں گر گئی تو صحابۂ کرام

نے مع حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم تین روز تلاش کی اور کنوئیں کا پانی کھینچ ڈالا

اس کا یہی سبب تھا کہ وہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار مبارکہ میں سے تھی

زرقانی میں ہے اِنَّمَا بَالَغَ فِی التَّفْتِیْشِ عَلَیْہِ لِکَوْنِہٖ اَثَرَ النَّبِیِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ لَبِسَہٗ وَاسْتَعْمَلَہٗ وَخَتَمَ بِہٖ

یعنی اس انگشتری کی تلاش میں اس قدر مبالغہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ وہ حضور انور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار شریفہ میں سے تھی۔ حضور نے اس کو پہنا تھا استعمال

فرمایا تھا اس سے مہر فرمائی تھی۔

ف معلوم ہوا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے نزدیک

آثار مبارکہ کی کیا قدر ہے اور وہ کس قدر اہتمام فرماتے ہیں۔ بزرگان دین کیسے

اعتقاد کیا ہیں اور کس حد تک آثار شریفہ کی عظمت ان کے دلوں میں ہے قَالَ الْحَافِظُ

وَغَیْرُہٗ کَانَ ذٰلِکَ فِی السَّنَۃِ السَّابِعَۃِ مِنْ خِلَافَتِہٖ وَمِنْ یَوْمَئِذٍ انْتَقَضَ

اَمْرُ الْمُسْلِمِیْنَ وَخَرَجَ عَلَیْہِ الْخَوَارِجُ وَکَانَ ذٰلِکَ مَبْدَأَ الْفِتْنَۃِ الَّتِیْ

اَفْضَتْ اِلٰی قَتْلِہٖ وَاتَّصَلَتْ اِلٰی اٰخِرِ الزَّمَانِ قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ

فَکَانَ فِیْ ھٰذَا الْخَاتَمِ النَّبَوِیِّ مِنَ السِّرِّ شَیْءٌ مِمَّا کَانَ

فِیْ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ لِاَنَّہٗ لَمَّا فَقَدَ خَاتَمَہٗ سُلِبَ

مُلْکُہٗ (زرقانی ص۳۰ ج۵) اس عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ واقعہ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ساتویں سال پیش آیا اور اسی روز سے امر خلافت

خلل پذیر ہوا اور خوارج نے آپ پر خروج کیا یہی اس فتنہ کی ابتداء تھی جس کا نتیجہ آپ

کی شہادت ہوئی اور وہ فتنہ آخر تک قائم رہا بعض علماء نے فرمایا اس انگشتری میں کوئی

ایسا راز تھا جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری میں تھا کہ جب وہ گم ہوئی

ملک جاتا رہا۔

ائمہ مذہب: آثارِ مبارکہ کے متعلق اس قدر روایات ہیں کہ ان سب کا
اس مختصر کتاب میں جمع کرنا ممکن نہیں اور جس قدر روایات تحریر کی گئیں وہ مخالفین
کے شبہات کو ملیامیٹ و نابود کرنے کے لئے کافی و وافی ہیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے آثارِ مبارکہ کا بیان تھا۔ مقبولین بارگاہِ حق جنہیں اللہ تعالیٰ نے چشم
بینا و دلِ دانا سے سرفراز فرمایا ہے۔ حضور کے شہر پاک کا ایسا ادب کرتے ہیں
کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں مقیم رہے اور تمام عمر یہ حدود رکھی کہ حدودِ حرم
مدینہ پاک میں قضائے حاجت کے لئے نہ بیٹھے ہمیشہ حرم سے باہر جاتے تھے سوا
حالتِ ضرورت و مرض کے اور

حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بستان المحدثین
صہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"و ایشاں را دریں امر نہایت احتیاط بود گویند کہ در تمام عمر در حد حرم
مدینہ منورہ قضائے حاجت نہ کرد بیروں حرم میرفت مگر در حالتِ مرض"

امام مالک کو اس امر میں احتیاط تھی کہ کہا جاتا ہے کہ آپ نے مدینہ منورہ میں
قضائے حاجت نہیں فرمائی بوقتِ ضرورت حرم شریف سے باہر تشریف لے
جاتے تھے۔ سوائے حالتِ مرض اور بوقتِ مجبوری کے۔

فائدہ: اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ تعظیمی افعال کے لئے ضروری نہیں
ہے کہ ان کی ہیئات و خصوصیات منقول ہوں بلکہ صاحب ادب کے دل میں جو بات
اپنے جذبۂ نیازمندی سے ادب کی معلوم ہو وہ ادب ہے اور اس کی رعایت سبب
سعادت اسی لئے تو حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے یہ احترام کیا اور شاہ عبد العزیز
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حضرت امام کے محاسن و کمالات میں

ذکر کیا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ کے ادب اس سے بھی زیادہ ہیں ان کا جذبۂ اخلاص و نیازمندی اس کی بھی اجازت نہیں دیتا تھا کہ وہ مدینہ پاک میں کسی جانور پر سوار ہوں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی بستان المحدثین کے صفحہ میں فرماتے ہیں۔ وگاہے در مدینہ سوار نمی شد و می فرمود اَنَا اَسْتَحِیْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ اَطَاءَ تُرْبَۃً بِھَا قَبْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَافِرِ دَابَّۃٍ۔ جب ائمہ دین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک مدینہ طیبہ کا اور اس شہر مبارک کی خاک پاک کا اتنا ادب کرتے ہیں تو حضور کے ان آثار کا جو حضور کے جسم پاک سے علاقہ رکھنے والے ہیں کتنا ادب ہوگا۔

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا طریقہ

حضرت مولانا عبدالحلیم نے نورالایمان میں لکھا کہ وَقَدْ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَتَحَرّٰی الصَّلٰوۃَ وَالنُّزُوْلَ وَالْمُرُوْرَ حَیْثُ صَلّٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ وَوَضَعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ مَوْضِعٍ جَلَسَ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ ثُمَّ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدِہٖ یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے اور سواری سے اترنے اور کسی رہگزر میں چلنے کے لئے اس مقام کی جستجو فرماتے جہاں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف رکھی اور جلوس فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنا دست مبارک اس جگہ رکھ کر بہ نیت حصول برکت و ادب اپنے چہرہ پر پھیرتے۔

فائدہ: یہ عمل ہیں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ وہابی اسی کو شرک اور پرستش بتاتے ہیں۔ بدنصیبوں کو نظر نہیں آتا کہ شرک کے مٹانے والے رسول اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جنہیں حضور نے کالنجوم فرمایا اور جن کے اتباع کو ہدایت

اور راہ پائی ارشاد کیا ان کے افعال کریمہ یہ ہیں مسلمان انہیں کا اتباع کریں اور اللہ تعالٰی
ہمیں انہیں کا اتباع نصیب فرمائے۔ یہی مولانا عبد الحلیم صاحب نور الایمان فرماتے
ہیں وَمِنْ ذٰلِكَ مَارَوٰى التِرمذی عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ
عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه تعالٰی عَلَیْهِ وَسلم فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ
مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ وَقَالَ الْمُحَدِّثُوْنَ
اِنَّ هٰذَا الْقَطْعَ لِلتَّبَرُّكِ بِهَا بِوُصُوْلِ فَمِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیہ
وسلم یعنی اسی قبیل سے وہ حدیث ہے جو ترمذی نے کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرے غربت کدہ پر جلوہ آرا ہوئے۔ وہاں
پانی کی بھری ہوئی ایک مشک لٹک رہی تھی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر اس
کے دہانہ سے پانی نوش فرمایا۔ میں نے اٹھ کر مشک کا دہانہ کاٹ کر رکھ لیا۔ محدثین
نے فرمایا کہ حضرت کبشہ کا اس دہانہ کو کاٹنا تبرک کے لئے تھا کیونکہ اس سے دہانِ
مبارک حضرت سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مس فرمایا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک کی قدر و قیمت

حدیث شریف میں ہے کہ رُوِیَ الْبُخَارِیْ عَنْ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ
لِعَبِیْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ
مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِیْ شَعْرَةٌ
مِنْهُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا امام بخاری نے حضرت ابن سیرین رضی اللہ
عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس نبی کریم
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں جو ہم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ یا ان کے
متعلقین سے پہنچے ہیں۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس حضور

کا ایک موئے شریف ہو تو مجھے تمام دنیا اور اس کے جملہ سامان سے زیادہ پیارا ہے،

فائدہ: صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آثار شریفہ کے ساتھ کیسے جذبے رکھتے ہیں، ایک موئے مبارک ان کو تمام دنیا و مافیہا سے زیادہ پیارا و محبوب ہے۔

شفاء الامراض:

حدیث شریف میں ہے۔ كَانَ لِأُمِّ عَمَّارَةَ شَعْرٌ مِنْ شُعُورِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَغْسِلُهَا وَيَشْرَبُ غُسَالَتَهَا مَرْضَى فَيَحْصُلُ لَهُمُ الشِّفَاءُ یعنی حضرت ام عمارہ کے پاس حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے اور ام عمارہ ان کو دھو کر غسالہ شریف بیماروں کو پلاتی تھیں اس سے وہ تندرست ہو جاتے تھے۔

فائدہ: موئے مبارک اور آثار شریفہ کے ساتھ صحابہ کے یہ اعتقاد ہیں۔ آثار پرستی بتانے والے وہابی آنکھیں کھول کر دیکھیں کتنے صحابۂ کرام کس قدر تبرکات بہم پہنچاتے کس عقیدت سے رکھتے ان سے کیسی برکتیں حاصل کرتے تھے۔

عمر بن عبد العزیز:

وَكَانَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَشْيَاءُ مِنْ مِنْهُ وَكَانَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا الْخُفَّانِ وَالْقَطِيْفَةُ وَالْكِنَانَةُ وَغَيْرُهَا كَانَ هُوَ يُحَافِظُهَا وَيَهْتَمُّ بِهَا وَكَانَ يَذُوْرُهَا كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَإِذَا جَاءَ عِنْدَهٗ وَاحِدٌ مِنَ الْأَشْرَافِ اَذْهَبَ هُنَاكَ وَيَقُوْلُ هٰذَا مِيْرَاثُ مَنْ اَكْرَمَكُمُ اللهُ وَاَعَزَّكُمْ بِهٖ۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کے ہاں حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی تبرکات تھے ان میں دو موزہ شریف ایک چادر مبارک ایک ترکش شریف تھا حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ان کی محافظت فرماتے اور ان کے لئے اہتمام کرتے

کرتے اور ہر روز ان تبرکاتِ عالیہ کی زیارت سے سعادت اندوز ہوتے اور جب ان کے پاس سادات میں سے کوئی صاحب تشریف لاتے انہیں وہاں لے جاتے اور کہتے کہ یہ اس جناب پاک کی میراث ہے جن کی بدولت اللہ تعالیٰ نے تمہیں معزز و مشرف فرمایا۔

ف ، اس سے تبرکات کا بحفاظت رکھنا، ان کی زیارت کرنا اور دوسروں کو زیارت کرانا ثابت ہوا۔ اسی کو بدعقیدہ وہابی نمائش کہتا ہے۔

پتھر تبرک :

تاریخ مکہ میں ہے ، وَمِنْ ذٰلِكَ لَمْسُ الْحَجَرِ الَّذِیْ فِیْ مَكَّةَ فِیْ زُقَاقِ الْحَجَرِ فِیْ طَرِیْقِ بَیْتِ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ خَدِیْجَةَ وَهُوَ مُرَكَّبٌ جِدَارًا یَزُوْرُهُ النَّاسُ وَ یَتَبَرَّكُوْنَ بِمَسْحِ هٰذَا الْحَجَرِ وَقَالَ اِبْنُ الْحَجَرِ الْمَكِّی الْهَیْتَمِیْ اَنَّهٗ نُقِلَ مُتَوَاتِرًا فِیْ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْحَجَرَ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِیْ كَانَ یُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ اَقُوْلُ مَكْتُوْبٌ فَوْقَ هٰذَا الْحَجَرِ هٰذَا الْبَیْتَانِ ؎

اَنَا الْحَجَرُ الْمُسَلِّمُ كُلَّ حِیْنٍ عَلٰی خَیْرِ الْوَرٰی فَلِیَ الْبِشَارَةُ

وَفَضِیْلَةٌ مِنْ ذِی الْمَعَالِیْ خُصِّصْتُ بِهَا وَاِنِّیْ مِنْ حِجَارَةٍ

وَفِیْ ذٰلِكَ الزُّقَاقِ فِیْ مُقَابَلَةِ اَثَرِ حَجَرِ الشَّرِیْفِ - وَیُرْوٰی اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ زَادَ سَیِّدَنَا اَبِیْ بَكْرٍ ذَاتَ یَوْمٍ وَاتَّكَأَ عَلٰی هٰذَا الْجِدَارِ فِیْ نَازَا بَكُوْمَرَّتَیْنِ كَذَا فِی الْعِقْدِ الثَّمِیْنِ فِیْ فَضَائِلِ الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ

۱ یعنی اسی قبیل سے ہے اس سنگ مبارک کو مس کرنا جو مکہ مکرمہ کے کوچہ زقاق الحجر میں حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہ کے دولت خانہ کے راستہ میں ایک دیوار میں نصب ہے ۱ زیارت کرتی ہے اور لوگ اس حجر شریف پر ہاتھ پھیر کر برکت

حاصل کرتے۔ امام ابن الحجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ وہی پتھر ہے جو قبل نبوت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کیا کرتا تھا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اس حجر پر یہ دو شعر منسوب ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ میں وہی پتھر ہوں جو ہمیشہ حضرت خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کیا کرتا تھا تو میرے لئے بشارت ہے۔ میں نے صاحب معالی سے فضیلت پائی اور میں باوجود پتھر ہونے کے اس فضیلت سے ممتاز ہوا اور اسی کوچہ میں اسی حجر شریف کے سامنے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنی شریف کا نشان ہے۔ مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لائے اور اس دیوار سے تکیہ لگا کر دو مرتبہ یا ابوبکر فرما کر پکارا۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ حجاز مقدس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار شریفہ موجود ہیں اور وہابیوں کا یہ کہنا باطل ہے کہ وہاں آثار مبارکہ کا نام ونشان بھی نہیں نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ خلق ان آثار کی زیارت کرتی اور ان سے برکت حاصل کرتی ہے اور علمائے دین اس کو سند بناتے ہیں اس سے وہابی کے اس قول کا بطلان ظاہر ہے کہ آثار کی نمائش ناجائز ہے۔ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی اثر کے ثبوت کے لئے اس قدر کافی ہے کہ مسلمانوں میں اس کی زیارت کا رواج رہا ہے۔ امام ابن حجر مکیؒ نے اسے دلیل قرار دیا ہے۔

انتباہ: وہابی، دیوبندی، مودودی وغیرہا چونکہ نجدی محمد عبدالوہاب کے پیروکار ہیں اسی لئے عموماً تبرکات کو حرام اور ناجائز کہنا ان کا شعار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تبرکات جو مدینہ طیبہ و مکہ معظمہ میں صدیوں سے مشہور و معروف تھے اکثر نجدی حکومت نے مٹا دیے۔ مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب "البرکات فی التبرکات" میں ملاحظہ فرمائیں۔ فقط

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ، بہاولپور۔ پاکستان۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

ترجمہ
تفسیر روح البیان
فیوض الرحمٰن
مترجم: شیخ القرآن و حدیث استاد العلماء فیض ملت علامہ الحاج الحافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ
اہلسنت کی بہترین مکمل، اُردو مترجم تفسیر و احناف کی مستند مدلل معروف
معرفت و شریعت کی جامع تفسیر، جس میں قرآنی لغات اور ہر آیت کا شان
نزول موقع کی مناسبت پر احادیث و حکایت اور کرامات و معجزات و مسائل
فقہیہ تفسیر عالمانہ، تفسیر صوفیانہ کا بیان ہے۔
و اگرچہ یہ تفسیر دسویں صدی ہجری میں شیخ حضرت اسماعیل حقی نے لکھی
تھی لیکن دور حاضر کے روزمرہ کے اخلاقی مسائل پر علامہ اویسی صاحب نے
سیر حاصل بحث فرمائی ہے
و اہل نظر کے نزدیک فیوض الرحمٰن اُردو زبان قرآن پاک کی عالمانہ بہترین
تفسیر ہے۔
و اہل تصوف کے لیے شفاف آئینہ جس میں قرآن پاک کی حکمتوں کو تصوف کے
رنگ میں پیش کیا گیا ہے
و عربی سمجھنے والے سادہ لوح لوگوں کے لیے ایک اُمید افزا تفسیر کے علماء اور طلباء کے لیے
علمی تحقیقات۔ و وکلاء کے لیے فقہی اور قانونی سرمایہ۔ و اہل ذوق کے لیے
درد و سوز کا ارمغان، نفیس کتابت بہترین طباعت، اعلیٰ ولایتی کاغذ۔ و مضبوط
اور دیدہ زیب جلد، ہر مسلمان کی ضرورت و ہر لائبریری کی زینت، آج ہی خریدیے
آرڈر بک کرایئے، نسل نو کو یہ تفسیر پڑھا کر ضلالت اور گمراہی سے بچایئے۔
ناظم مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور، فون نمبر ۲۱۰۸۱

مفسرِ قرآن
فیضِ ملت
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ
تصانیف
معراجِ مصطفےٰ
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیر اویسی
ذکرِ اویس
ذکرِ سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر و ناظر کا ثبوت
نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان بر قبر
کفنی لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
تبلیغی جماعت کے کارنامے
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
بڑھیا کا بیڑا
خطبہ اویسیہ
آئینہ شیعہ نما
شرح حدیث افک
شیعہ قرآن کو نہیں مانتے
مواعظِ اویسیہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحتِ رسول ﷺ
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور